14046 ـ آخري عشره كا اعتكاف كرنے والا اعتكاف والي جگہ ميں كب داخل ہو اور كب نكلے؟

سوال

ميں رمضان المبارك كا آخري عشره اعتكاف كرنا چاہتا ہوں، اور يہ معلوم كرنا چاہتا ہوں كہ مسجد ميں كب جاؤں اور وہاں سےكب نكلوں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

اعتكاف والي جگہ ميں داخل ہونے كےمتعلق جمہور علماء كرام جن ميں آئمہ اربعہ امام ابوحنيفہ، امام مالك ، امام شافعي اور امام احمد رحم اللہ تعالي شامل ہيں ان سب كا مسلك يہ ہےكہ: جو كوئي بھي رمضان المبارك كےآخري عشره كا اعتكاف كرنا چاہے وہ اكيسويں رات كو غروب شمس سے قبل مسجد ميں داخل ہو انہوں نےمندرجہ ذيل دلائل سے استدلال كيا ہے:

1 ـ نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم سے ثابت ہے كہ آپ صلي اللہ عليہ وسلم رمضان المبارك كےآخري عشره كا اعتكاف كيا كرتےتھے. متفق عليہ.

يہ اس بات كي دليل ہے كہ نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم راتوں كا اعتكاف كرتےتھےنہ كہ دنوں كا، اس ليے كہ عشر راتوں كي تميز ہے، اللہ سبحانہ وتعالي كا فرمان ہے:

(اور دس راتوں كي قسم) الفجر (2)

اور آخري عشره اكيسويں رات سے شروع ہوتاہے .

تواس بنا پر اعتكاف كرنےوالا اكيسويں رات غروب شمس سے قبل مسجد ميں داخل ہو.

2 ـ ان كا كہنا ہےكہ: اعتكاف كرنے كاسب سے عظيم اور بڑا مقصد ليلۃ القدر كي تلاش ہے ، اور اكيسويں رات آخري عشره كي تاق راتوں ميں سے ہے لہذا يہ احتمال ہوسكتا ہے كہ يہي رات ليلۃ القدر ہو، اس ليے اسے اس رات اعتكاف كي حالت ميں ہونا چاہيے.

امام سندي كا حاشية النسائي ميں يہي كہنا ہے، مزيدديكھيں: المغني (4 / 489)

ليكن امام بخاري اور امام مسلم نے عائشہ رضي اللہ تعالي عنہا سے بيان كيا ہے وہ كہتي ہيں" رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم جب اعتكاف كرنا چاہتے تو اپني اعتكاف والي جگہ ميں نماز فجر كےبعد داخل ہوتے. صحيح بخاري حديث نمبر (2041) صحيح مسلم حديث نمبر (1173) .

بعض علماء سلف نے اس حديث كےظاہر كوديكھتےہوئے يہ كہا ہےكہ وہ اعتكاف كرنےوالي جگہ ميں نماز فجر كےبعد داخل ہو، مستقل فتوي كميٹي (اللجنة الدائمة) كےعلماء كرام نےبھي اسي كو ليا ہے ديكھيں فتاوي اللجنة الدائمة (10 / 411) اور شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالي نےبھي اسي كوليا ہے . ديكھيں فتاوي ابن باز (15 / 442) .

ليكن جمہور علماء كرام نے اس حديث كےدوميں سےايك جواب ديا ہے:

اول:

نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم غروب شمس سےقبل اعتكاف كرچكے تھے ليكن وہ خاص اعتكاف والي جگہ ميں نماز فجر كےبعد داخل ہوئے.

امام نووي رحمہ اللہ تعالي كہتےہيں:

(نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم جب اعتكاف كرنا چاہتےتو نماز فجر ادا كرتےاور پھر اپني اعتكاف والي جگہ ميں داخل ہوجاتے)

اس حديث سے انہوں نےدليل لي ہے جويہ كہتےہيں كہ اعتكاف كي ابتداء دن كے شروع سےكيا جائےگا، امام اوزاعي، امام ثوري اور ليث كا بھي ايك قول يہي ہے، اور امام ابوحنيفہ اورامام شافعي اور امام احمد رحمہم اللہ تعالي كا كہنا ہے كہ اگر كوئي شخص مہينہ يا دس دن كا اعتكاف كرنا چاہے تو وہ اعتكاف ميں غروب شمس سے قبل داخل ہو، اور انہوں نےاس حديث كي تاويل يہ كي ہے كہ نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم نماز فجر كےبعد اعتكاف والي جگہ ميں داخل ہوئے اور خلوت اختيار كي يہ نہي كہ اعتكاف كي ابتدا كا وقت ہي يہ ہے بلكہ نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم نماز مغرب سےقبل ہي مسجد ميں اعتكاف كرچكے تھے اور جب نماز فجر ادا كي تو عليحدگي اور خلوت اختيار كرلي . اھ

دوسرا جواب :

حنابلہ ميں سے قاضي ابويعلي رحمہ اللہ نےيہ جواب ديا ہےكہ: اس حديث كو اس پر محمول كيا جائےكہ نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم بيس تاريخ والےدن ايسا كيا كرتےتھے، امام سندي رحمہ اللہ تعالي كہتےہيں: يہ جواب نظر كو بھاتا

ہے اور اعتماد کے اعتبار سے بھي بہتر اور اولي ہے . اھ

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالي سے مندرجہ ذيل سوال پوچھا گيا:

اعتکاف کب شروع کيا جائےگا؟

شيخ رحمہ اللہ تعالي کاجواب تھا:

جمہور اہل علم کا مسلك يہ ہےکہ: اعتکاف کي ابتدا اکيسويں رات ہے نہ کہ اکيسويں تاريخ کي فجر، اگرچہ بعض علماء کرام نےبخاري شريف ميں عائشہ رضي اللہ تعالي عنھا کي حديث (جب نبي کريم صلي اللہ عليہ وسلم نے صبح کي نماز ادا کي تو اپنےاعتکاف کي جگہ ميں داخل ہوئے) سےاستدلال کرتےہوئے يہ مسلك اختيار کيا ہے کہ اعتکاف کي ابتدا اکيس تاريخ کي نماز فجر سے ہوتي ہے، ليکن جمہور علماء کرام نےاس کا جواب يہ ديا ہے کہ رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم صبح کےوقت لوگوں سے عليحدہ ہوئے، ليکن اعتکاف کي نيت رات کےشروع ميں ہي کي، اس ليے کہ آخري عشرہ کي ابتداء بيس تاريخ کےغروب شمس سے ہوتي ہے. اھ

ديکھيں : فتاوي الصيام صفحہ نمبر (501)

اور صفحہ (503) پر کہتےہيں:

اعتکاف کرنےوالے کا آخري عشرہ ميں دخول اکيس تاريخ کي رات غروب شمس سے ہوتا ہے، اور يہ اس ليے کہ آخري عشرہ کےدخول کا يہي وقت ہے، اور عائشہ رضي اللہ تعالي عنھا کي حديث اس کےمعارض نہيں اس ليے کہ اس کےالفاظ مختلف ہيں، لھذا مدلول لغوي کا قريب ترين ليا جائےگا اور وہ صحيح بخاري کي روايت ميں ہيں:

عائشہ رضي اللہ تعالي عنھا بيان کرتي ہيں کہ رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم ہر رمضان المبارك ميں اعتکاف کيا کرتےتھے، اورجب صبح کي نماز ادا کرتےتو اپني اعتکاف والي جگہ ميں داخل ہوجاتے. صحيح بخاري (2041)

توعائشہ رضي اللہ تعالي عنھا کا يہ قول کہ (اور جب صبح کي نماز کر ليتے تواپني اعتکاف والي جگہ ميں داخل ہوجاتے) اس بات کا متقاضي ہے کہ نبي کريم صلي اللہ عليہ وسلم کا ٹھرنا دخول سے قبل ہے (يعني نبي کريم صلي اللہ عليہ وسلم کا مسجد ميں ٹھرنا ان کا اعتکاف والي جگہ ميں داخل ہونے سے قبل ہے) اس ليے کہ عائشہ رضي اللہ تعالي عنھا کا قول (اعتکف) فعل ماضي ہے اور اصل يہ کہ اس کا استعمال اس کي حقيقت ميں کيا جائے. اھ

دوم :

اعتکاف سے نکلنےوقت : اعتکاف کرنے والا شخص اپنےاعتکاف کو رمضان المبارك کےآخري دن کےسورج غروب

ہونے پر ختم کرے گا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالي سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

اعتکاف کرنےوالا شخص اپنے اعتکاف سے کب نکلےگا، آیا عید کي رات غروب شمس کےبعد یا عید کےدن نماز فجر کےبعد ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالي کا جواب تھا:

اعتکاف کرنےوالا شخص اپنےاعتکاف سے رمضان المبارک ختم ہونےپر نکلےگا، اور رمضان المبارک کا اختتام عیدکي رات غروب شمس پر ہوجاتا ہے . اھ دیکھیں: فتاوي الصیام (502) .

مستقل فتوي کمیٹي کےفتاوي جات میں ہےکہ:

رمضان المبارک کےعشرہ کا اعتکاف رمضان کےآخري دن غروب شمس کےوقت ختم ہوجائےگا. اھ

دیکھیں فتاوي اللجنة الدائمة (10 / 411)

اور اگر وہ اپنےاعتکاف والي جگہ میں نماز فجر اور نماز عید ادا کرنےتک رہنا اختیار کرے تواس میں بھي کوئي حرج نہیں، بعض سلف نےاسے مستحب قرار دیا ہے.

امام مالک رحمہ اللہ تعالي کہتےہیں کہ انہوں نےبعض اہل علم کورمضان المبارک کےآخري عشرہ کا اعتکاف کرتےہوئےدیکھا وہ لوگوں کےساتھ عید الفطر ادا کرنےکےسے پہلے اپنےگھر واپس نہیں پلٹتےتھے، امام مالک رحمہ اللہ تعالي کہتےہیں: مجھ تک یہ پہلے دور کےاہل فضل وعلم سے پہنچا ہے اور اس مسئلہ میں میں نےسب سے بہتر یہي سنا ہے.

امام نووي رحمہ اللہ تعالي کہتےہیں:

امام شافعي رحمہ اللہ اور ان کےاصحاب کہتےہیں: جوکوئي رمضان المبارک کےآخري عشرہ کےاعتکاف میں نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم کي اقتداو پیروي کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اکیسویں رات غروب شمس سے قبل ہي مسجد میں داخل ہوجائے تا کہ اس سے کچھ بھي نہ چھوٹ سکے، اور عید کي رات غروب شمس کےبعد وہاں سے نکلے، چاہے مہینہ کمي والا ہو یا زیادہ (یعني تیس یوم ہوں یا کم) اور افضل وبہتر یہ ہے کہ وہ عید کي رات مسجد میں ہي گزارے تاکہ نماز وہیں ادا کرسکے، یا پھراگر نماز عید عیدگاہ میں ادا کریں تووہ وہیں سے عیدگاہ جائے. اھ

ديكهيں: المجموع للنووي (6 / 323)

اور جب اعتكاف سے ہي وه نماز عيد كےليےجائے تواس كےليے عيدگاه جانےسےقبل غسل اور زيب وزينت اختيار كرنا مستحب ہے، اس ليے كہ يہ عيد كي سنن ميں شامل ہے.

اس كي تفصيل كےليے سوال نمبر (36442)

واللہ اعلم .